KANZULIMAN
Academic International Journal on Razawiyāt
Multilingual Annual Peer-Reviewed Scholarly Online
KA | JOR
ISSN (Applied)

Homepage: http://research.kanzuliman.org/
Volume: First
Issue: Three (Urdu)
Frequency: 1 Volume per Year
Year: 2019
Email: kaiojr.kanzuliman@gmail.com

*3rd Nov. 2018 KAIOJR 1st National Conference on "**Razawiyāt: An International Theology**"*

انوار کنزالایمان علی جواب جمیل الرحمن

فوادر ضاخان قادری مظہری
متعلم دارالعلوم مظہر اسلام جماعت سابعہ بریلی شریف (یوپی)

ARTICLE INFO

Article *history:*
Received: 01 October 19
Revised: 03 October 19
Accepted: 10 October 19

Keywords: ألفاظ المستعملة
تجزون
مشتقات
معائنہ مشہودبہ
اجماع
فضائل کنز الایمان
انصاف الامام
اہل حدیث
تقابلی جائزہ

ABSTRACT*

خلاصہ

اس مقالہ میں اعلی حضرت امام احمد رضاخان علیہ الرحمۃ الرضوان کے ترجمہ قرآن بنام کنزالایمان پر ایک انگریزی فتوی کا علمی محاسبہ کیا گیا ہے جو کہ انٹرنیٹ پر موجود ہے جسکے لکھنے والے کوئی جمیل الرحمن صاحب (دیوبندی) ہیں اور فتوی پر ان کہ استاد کی تصحیح و تصدیق بھی ہے، انھوں نے اپنے فتوی میں پانچ آیات کریمہ کے ترجمہ پر بے جا اعتراض کئے اور آخر میں حکم یہ دیا کہ

"Translation is unreliable this translation should therefore be avoided"

"ترجمہ (کنزالایمان) معتبر نہیں لہزا اس سے بچا جائے۔(۱) تو اس مقالہ میں ان کہ اس قول کا تعاقب کیا گیا ہے اور دلائل و براہین سے ثابت کر دیا ہے کے جن آیات کہ ترجمہ پر اعتراض ہے ان میں کوئی ترجمہ غلط نہیں غلط تو غلط نامناسب بھی نہیں کیونکہ تفاسیر معتبر کہ مطابق ہیں، اور معترض کی رائے میں جو تراجم صحیح ہیں ان سے ترجمہ کنزالایمان کا تقابلی جائزہ پیش کر دیا گیا ہے، اور ساتھ ہی فضائل کنزالایمان کے تحت اپنے اور غیروں کے اقوال فی المدح کنزالایمان نقل کر دئے گئے ہیں جن کے مطالعہ سے قائرین پر روز روشن کی طرح عیاں ہوجائے گا کے ترجمہ کنزالایمان نہایت ہی صحیح اور بہترین ترجمہ ہے وللہ الحمد۔

DOI: 10.7910/DVN/SUQ3T0 . © 2019. Hosting by KAIOJR , All rights reserved.

* ***Corresponding Author.*** Tel.: +91-*9690731311*
E-mail address:MyTahir888 @gmail.com
Peer review under responsibility of Kanzuliman Foundation.

KAIOJR
DOI: 10.7910/DVN/SUQ3T0 ©2019 Hosting by www.kanzuliman.org
Kanzuliman Research Publications
. All rights reserved.
http://research.kanzuliman.org/volume-1-2019/

e-ISSN: Applied@23781 | p-ISSN: Application@RNI:23782@2019025637

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمہید

اعلی حضرت امام اہل سنت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان کا ترجمہء قرآن بنام کنزالایمان محتاج تعارف نہیں یہ اردو زبان میں منفرد وعدیم المثال ترجمہ ہے جسمیں وہ آیات کریمہ جو اللہ تبارک وتعالی کی ذات پاک سے متعلق ہیں ان کا ترجمہ کرتے وقت اسکی عظمت وکبریائ پیش نظر رکھی گئ ہے اور جو آیات مبارکہ انبیاء علیہم السلام سے متعلق ہیں تو ان میں نبوت ومقام رسالت کے شایاشان الفاظ استعمال کیے گئے ہیں یہی وجہ ہے کہ اس ترجمہ قرآن کا متعدّد زبانوں میں ترجمہ ہوا اور جس زبان میں ہوا ان زبان والوں میں مقبول ہوگیا رہی بات ہند و پاک کی تو یہاں پر یہ سب سے زیادہ پڑھاجانے والا ترجمہ قرآن ہے **"ذالك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم "**(۲)

کنزالایمان کی مقبولیت کچھ لوگوں کو راس نہیں آتی تو وہ اپنے علم کے مطابق اس پر بے جا اعتراضات کرتے رہتے ہیں تاکہ لوگوں کو امام اہل سنت کے ترجمہ سے متنفر کرسکیں انہیں میں سے ایک انگریزی فتوی واٹس ایپ پر پڑھنے کو ملا جسکو انگلینڈ کے کسی جمیل الرحمن صاحب درجہء تخصص کے طالب علم نے لکھا ہے اور اس پر ان کے استاد کی تصحیح وتصدیق بھی ہے اعتراضات دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی کہ ایسے بے جا وبے وقعت اعتراضات ایک درجہ تخصص کے منتہی طالب علم کے ہیں اور حیرت بر حیرت کہ ان کے استاد صاحب کی تصحیح اور تصدیق بھی ہے، ہم ان اعتراضات کے جواب دینا ضروری نہیں سمجھتے تھے کیونکہ جن آیات مبارکہ کے تراجم پر اعتراض ہیں اگر کوئی انکی تفسیر بزرگوں کی کتابوں میں پڑھ لے تو اس پر حال منکشف ہوجائے کہ یہ سب تراجم صحیح ہیں مفسرین کرام کی تفاسیر سے ہی ماخوذ ہیں ان میں کوئی ترجمہ غلط نہیں ہے، غلط تو غلط نامناسب بھی نہیں بلکہ یہ سب کے سب اعلی درجہ کے فصیح وبلیغ ونفیس ہیں، لیکن عوام اہل سنت کو گمراہ ہونے غلط فہمی میں مبتلا ہونے سے بچانے کے لئے ہم لکھتے ہیں۔

پہلا اعتراض اور اس کا جواب۔

۱۔ مفتی صاحب آیت **"وانظر الى حمارك"** کے ترجمہ پر اعتراض کرتے ہوئے رقم طراز ہیں

Part of verse 2:259 of the Qur'an

:is translated as

اور اپنے گدھے کو دیکھ جس کی ہڈیاں تک سلامت نہ رہیں

And look at your donkey, which has not been preserved right until the bones

This interpretation contradicts the explanation of the verse recorded from the authorities of TafsIr that the bones of the donkey in reference were preserved.

قال السدی و غیرہ: تفرقت عظام حمارہ یمینا وشمالا (تفسیر ابن کثیر، دار ابن حزم، ص. ۳۲۲)

یعنی "سورہ ۲ آیت ۲۵۹ کے ایک حصہ کا ترجمہ یوں ہے اور اپنے گدھے کو دیکھ جس کی ہڈیاں تک سلامت نہ رہیں یہ ترجمہ تفاسیر کے خلاف ہے جن سے ہمیں یہ پتہ چلتا ہے کہ گدھے کی ہڈیاں سلامت رہی تھیں (تفسیر ابن کثیر میں ہے) قال السدي وغیرہ تفرقت عظام حمارہ یمینا وشمالا"

اولا آیت کا ترجمہ کنزالایمان میں صرف یہ ہے "اور اپنے گدھے کو دیکھ" پھر آگے بریکٹ میں مراد بتانے کے لئے تحریر فرمایا ہے (جس کی ہڈیاں تک سلامت نہ رہیں) لیکن آپ نے پتہ نہیں کیوں اس کو بھی ترجمہ قرار دیا خیر وہ آپ جانیں،

ثانیا اعلی حضرت کا یہ فرمانا "جس کی ہڈیاں تک سلامت نہ رہیں" یہ تفاسیر کے مخالف نہیں بلکہ اسکے موافق ہے تفاسیر کی عبارات پیش کرنے سے پہلے ہم سلامت کے لغوی معنی لکھتے ہیں جس سے سلامت کے لغوی حقیقی معنی ناظرین کو معلوم ہوجائیں چنانچہ معجم الرائد میں ہے سلامة ای براءة من العیوب۔ سلامت یعنی بے عیب ہونا، اور القاموس الجدید میں سلامت کے یہ چند معانی ہیں "حفظ امان، تندرستی، بے عیبی، سیفٹی، حفاظت، سلامتی"

KAIJOR (2019) 60-69 © Kanzuliman Foundation 2019. All Rights Reserved

e-ISSN: Applied@23781 | p-ISSN: Application@RNI:23782@2019025637

ہے اور معترض صاحب کا یہ اعتراض قابل اعتراض ہے قطعاغلط ہے، ایسی غلط بات کہنی اہل علم کو زیبا نہیں۔

دوسرا اعتراض اور اس کا جواب۔

۲.**آیت** "وَمَا بِكُم مِّن نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللهِ ثُمَّ إِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَإِلَيْهِ تَجْأَرُونَ" کے ترجمہ کنزالایمان "اور تمھارے پاس جو نعمت ہے سب اللہ کی طرف سے ہے پھر جب تمہیں تکلیف پہنچتی ہے تو اسی کی طرف پناہ لے جاتے ہو" میں لفظ تجئرون کے ترجمہ پر یوں لب کشا ہوئے،

The word taj'arūn in 16:53 of the Qur'an is translated as "You take refuge"

پناہ لے جاتے ہو

In fact, the correct translation of this word is "to cry out in humility and fear."

یعنی: لفظ تجئرون (سورہ ۱۶ آیت ۵۳) کا ترجمہ یوں کیا ہے "پناہ لے جاتے ہو" حالانکہ حقیقت میں اس کا ترجمہ "عاجزی اور ڈر سے رونا ہے"

اعلی حضرت قدس سرہ العزیز کا ترجمہ بالکل صحیح اور تفسیروں کے مطابق ہے اسے غلط قرار دینا علمی خیانت ہے اعلی حضرت قدس سرہ نے جو ترجمہ فرمایا (جب تمہیں تکلیف پہنچتی ہے تو اسی کی طرف پناہ لے جاتے ہو) اس پر اس کے حاشیہ پر (یعنی تفسیر خزائن العرفان میں) ہے کہ "اسی سے دعا مانگتے ہو اسی سے فریاد کرتے ہو" یہ سب بعینہ تفسیر کے مطابق ہے، جار یجار جوڑا جار سب کا معنی ایک ہی ہے بچنا، پناہ چاہنا، فریاد کرنا، دعا کرنا گریہ وزاری کرنا، بندہ خدا سے دعا کرتا ہے اس کے سامنے خشوع وخضوع کرتا ہے عاجزی اور زاری کرتا ہے اس کا ارادہ یہی ہوتا ہے کہ اے اللہ ہم تیری پناہ چاہتے تو ہمیں اپنی پناہ میں لے بلاؤں مصیبتوں سے نجات دے اور اپنی پناہ میں رکھ، اسی لئے اعلی حضرت نے تجئرون کا ایسا ترجمہ فرمایا (جب تمہیں تکلیف پہنچتی ہے تو اسی کی طرف پناہ لے جاتے ہو) تو اس میں کیا غلطی ہوئی؟ کچھ نہیں، جب یہ ترجمہ مفسرین کرام کی تفسیرات کے موافق ہے تو اسے غلط کہنا ہی اپنی خطا اور قلت مطالعہ کا گویا اشعار کرنا ہوا، اللہ تعالی فرماتا ہے "إِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا "(۵) یعنی جب بات کہو اب گدھے کی ہڈیوں کی کیفیت تفاسیر سے ملاحظہ ہو چنانچہ مدارک میں ہے "(وانظر الی حمارك) كيف تفرقت عظامه و نخرت وكان له حمار قد ربطه فمات و تفتتت عظامه" الخ(۳)

یعنی "اور اپنے گدھے کو دیکھو کس طرح اسکی ہڈیاں تک بکھر چکی ہیں اور کھوکلی ہو چکی ہیں، ان کا (ان کی سواری کے لئے) جو حمار تھا اس کو باندھ دیا تھا پس وہ بھی مر چکا تھا اسکی ہڈیاں چور چور ہو گئی تھیں"

کیا ہڈیوں کے بکھر جانے کھوکھلے ہو جانے چور چور ہو جانے کو سلامت رہنا کہا جائے گا؟ نہیں ہرگز نہیں سلامت کے معنی اوپر پڑھ آئے کیا ان میں سے کوئی ان ہڈیوں پر صادق آتا ہے؟ سلامت تو اس وقت کہا جاتا جب گدھے کا ڈھانچہ ہوتا ہڈیاں جوڑوں سے الگ نہ ہوئی ہوتیں کھوکھلی نہ ہوتیں جب کہ معاملہ اس کے برعکس تھا کما فی المدارک والتفاسیر الأخری کالجلالین والسعدی والکبیر وغیرہ، مفتی صاحب نے اپنے دعوے کے اثبات میں تفسیر ابن کثیر کی عبارت پیش کی وہ بھی ادھوری ہم یہاں پوری عبارت نقل کر کے ترجمہ لکھتے ہیں چنانچہ تفسیر ابن کثیر میں ہے "قال السدی وغیرہ تفرقت عظام حمارہ حوله يميناً و يساراً فنظر اليها و هي تلوح من بياضها فبعث الله ريحاً فجمعتها من كل موضع من تلك المحلة، ثم ركب كل عظم في موضعه حتى صار حماراً قائم من عظام" الخ(۴)

یعنی "سدی وغیرہ کہتے ہیں حضرت کے دراز گوش (حمار) کیہڈیاں دائیں بائیں پھیلی پڑی تھیں اور **بوسیدہ ہونے کی وجہ سے** ان کی سفیدی چمک رہی تھی تو اللہ تعالی نے ایک ہوا بھیجی جس سے یہ سب یکجا ہو گئیں پھر ایک ایک ہڈی اپنی اپنی جگہ جڑ گئی اور ہڈیوں کا پورا ڈھانچہ قائم ہو گیا" اس سے بھی ہمارا مدعا ثابت، کیا بوسیدہ ہڈیوں کو سلامت رہنا کہا جائے گا؟ اور کیا تفرقت کے معنی سلامت کے ہیں؟ کہاں کس لغت میں تفرقت کو سلامت کے معنی میں استعمال کیا گیا ہے کہ معترض نے تفرقت کو سلامت کے معنی میں استعمال کیا اور حوالہ نہ دیا، اور تفسیر ابن کثیر کی جتنی عبارت انہوں نے پیش کی وہ ہمیں کونسی نقصاندہ اور انہیں کونسی نافع؟ کیونکہ ہڈیوں کا دائیں بائیں بکھر جانا ہی اس پر دال کہ ہڈیاں محفوظ نہ رہیں اپنی حالت پر برقرار نہ رہیں لہذا اعلی حضرت کا یہ فرمانا "ہڈیاں تک سلامت نہ رہیں" تفاسیر اور لغت دونوں کے موافق

KAIJOR (2019) 60-69 © Kanzuliman Foundation 2019. All Rights Reserved

e-ISSN: Applied@23781 | p-ISSN: Application@RNI:23782@2019025637

مانتے ہوئے، تواعلی حضرت قدس سرہ نے دوسری قرآت کواختیار کرتے ہوئے ترجمہ کیا ہے لہذا ان کا ترجمہ بالکل درست ہے کیونکہ تفسیر معتبر کے مطابق ہے، اور رہا آپ کا اعتراض تو وہ آپ کے محدود علم کا نتیجہ ہے اگر آپ نے تفسیر کا مطالعہ کیا ہوتا تو یوں نہ کہتے "عبد فعل کو اسم سمجھ لیا گیا" تفسیر مدارک میں ہے "**وَعَبَدَ الطَّاغُوتِ**" حمزة جعله اسما موضوعا للمبالغة كقولهم "رجل حذر و فطن" للبليغ فى الحذر و الفطنة وهو معطوف على "القردة و الخنازير" أى جعل الله منهم عبد الطاغوت" الخ اور اس کے تحتالا کلیلمیں ہے "قوله (وعبدالطغوت) بفتح العين وضم الباء وفتح الدال وخفض الطاغوت حمزة" (۷)

یعنی حمزہ نے **عَبُدَ الطَّاغُوتِ** پڑھا ہے انھونے اس کو **اسم** قرار دیا ہے جو مبالغہ کے لیۓ موضوع ہے جیسے کہتے ہیں "رجل حذر و فطن" وہ آدمی جو انتہائی محتاط اور فطین ہے اور وہ (**عَبُدَ الطَّاغُوتِ**) القردة والخنازیر پر معطوف ہے یعنی اللہ نے ان میں سے شیطان کے پجاری بنا دی ۓ۔ ذرا غور سے عبارت کو دیکھیں اور اپنا وہ بول یاد کریں "عبد فعل کو اسم سمجھ لیا گیا" یہ بول اب کہاں تک پہنچا ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلي العظیم۔

چوتھا اعتراض اور اس کا جواب۔

۴۰ آیت "يَا أَيُّهَا النَّبِي إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَ مُبَشِّرًا وَ نَذِيرًا" (۸) میں شاھدا کا ترجمہ حاضر وناظر کرنے پر مفتی صاحب کو تکلیف ہے کہتے ہیں

shāhid does not mean "present and watching," but means "witness"

یعنی "شاہد کا معنی حاضر وناظر کے نہیں بلکے گواہ ہے" اچھا جی کیا شاھد کے معنی صرف گواہ کے آتے ہیں اور کچھ نہیں چلو ابھی کھل جاتا ہے اولا شاہد مشتق ہے شہود و شہادت سے ہم یہاں شہود و شہادت کے لغوی معنی لکھتے ہیں جس سے شاھد کی حقیقت آشکارا ہو جاۓ چنانچہ مفردات امام راغب میں ہے "الشهود و الشهادت الحضور مع المشاهدة اما بالبصر او بالبصيرة" (۹) یعنی شہود اور شہادت کے معنی ہیں حاضر ہونا مع ناظر ہونے کے بصر کے ساتھ ہو یا بصیرت کے ساتھ، اور شیخ محقق رحمہ اللہ فرماتے ہیں "شہادت شہود اور مشاہدت کا اصلی تو انصاف کی کہو یعنی بے اعتدالی سے بچا کرو تو بے سوچ بوجھے زیادہ گوئی کی عادت اچھی نہیں ہوتی، اور سب جانتے ہیں کہ عبادت و ریاضت دعا الحاح وزاری سے انسان اللہ تعالی کی پناہ ہی چاہتا ہے نہ کہ کچھ اور۔

تیسرا اعتراض اور اس کا جواب۔

۳۰ آیت "مَن لَّعَنَهُ اللهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوتَ" (۶) ترجمہ کنزالایمان (وہ جن پر اللہ نے لعنت کی اور ان پر غضب فرمایا اور ان میں سے کر دی ۓ بندر اور سور اور شیطان کے پجاری) پر مفتی صاحب نکتہ چینی کرتے ہوئے رقم طراز ہیں

This translation implies that just as Allah Ta'ālā made some people turn into monkeys and swine as punishment for their evil deeds, He made some of them worship shaytān, na'ūdhu billāh. In fact, the translation has confused a verb "'abada," which means "one who worshipped," for a noun, "worshippers"

یعنی "یہ ترجمہ اس بات پر دلالت کر رہا ہے کہ اللہ نے کچھ لوگوں کو ان کے گناہوں کی وجہ سے انہیں بندر اور سور بنا دیا اور اس نے ان میں سے بعض کو شیطان کا پجاری بنا دیا نعوذ باللہ لہذا ترجمہ میں عَبَدَ فعل کو اسم سمجھ لیا گیا ہے"

بڑی حیرت کی بات ہے آپ مفتی ہیں لیکن آپ کو اتنا نہیں معلوم کہ قرآن مجید کی متعدّد آیات کی مختلف قرآتیں ہیں اور خود آپ نے اعتراض نمبر ۵ میں قرآءت کا ذکر کیا تو اس آیت کے ترجمہ پر اعتراض کرتے ہوئے کیوں اس سے غافل رہ گئے یا یہ اعتراض بھی اوروں کی طرح بغیر تفاسیر دیکھے کر دیا جو کہ ہم ثابت کئے دیتے ہیں، مذکورہ آیت میں **عبد** جہاں حرف ب کے فتح کے ساتھ پڑھا گیا ہے وہیں حرف ب ضمہ کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے پہلی صورت میں معنی ہوں گے **اور بعض نے شیطان کی پوجا کی** اور دوسری صورت میں ترجمہ ہو گا **اور شیطان کے پجاری** یعنی اللہ نے ان میں سے شیطان کے پجاری بنا دی ۓ القردة والخنازیر پر عطف

KAIJOR (2019) 60-69 © Kanzuliman Foundation 2019. All Rights Reserved

e-ISSN: Applied@23781 | p-ISSN: Application@RNI:23782@2019025637

سے دیکھنا شرط ہے اور صاف بتا رہی ہیں کہ معاینہء مشہود بہ اصل ہے اور اصل سے عدول بے دلیل جائز نہیں اسی لیۓ اس کا رکن لفظ اشہد ٹھرا کہ وہ مشاہدہ و معاینہ کو متضمن ہے لا جرم ثابت کہ شاہد و حاضر میں منافات نہیں تو جو شاہد مانے گا وہ ضرور حاضر مانے گا(۱۲)

حضور صلی اللہ تبارکو تعالی علیہ وسلم امت کے حال سے باخبر ہیں

یہ تو پہلے اعتراض کا جواب ہوا۔اب مفتی صاحب رقمطراز ہیں

The authorities of TafsĪr have various explanations of how this witnessing takes place, and these do not always entail being present and watching

"مفسرین کی بہت سی تفاسیر اس پر موجود ہیں کہ یہ گواہی کیسے ہوتی ہے اور اس میں ہمیشہ حاضر و ناظر ہونا ضروری نہیں"

یہ دعوی بھی بے دلیل البتہ ہم دلیل سے ثابت کیۓ دیتے ہیں حضور صلی اللہ تباک وتعالی علیہ وسلم باعتبار روحانی ہر وقت حاضر و ناظر ہیں امت کے حال سے باخبر ہیں اللہ عزوجل فرماتا ہے

وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا(۱۳)

اے نبی! تم کو ہم ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے۔

"تفسیر نیشاپوری" میں اسی آیت کے تحت ہے:

"لان روحه صلى الله تعالى عليه وسلم شاهد على جميع الأرواح و القلوب والنفوس لقوله عليه صلى الله تعالى عليه وسلم أول ما خلق الله روحي"(۱۴)

یعنی: حضور کا سب پر گواہ ہونا اسی لیے ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی روح انور تمام جہاں میں ہر ایک کی روح ہر ایک کے دل ہر ایک کے نفس کا مشاہدہ فرماتی ہے یہ اس دلیل سے ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلے اللہ تعالی نے میری روح کو پیدا فرمایا" تو عالم میں جو کچھ ہوا سب حضور کے سامنے ہی ہوا اور ہوتا ہے اور ہوگا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔

اور حدیث میں ہے "اذا دخلت منزلك فسلم إن كان فيه أحد أو لم يكن ثم سلم علي" (۱۵)

معنی حاضر ہونا اور آنکھ سے دیکھنا ہے"(۱۰)

اور جو نماز جنازہ میں پڑھتے ہو شاہدنا و غائبنا یہاں بھی حاضر مراد ہے کہ اے اللہ ہمارے حاظر وغائب کی بخشش فرما۔ یہ تو شاہد کے لغوی معنی ہوۓ جن سے ثابت ہو گیا کہ اعلی حضرت کا شاہد کا ترجمہ حاضر و ناظر سے کرنا بالکل درست اور لغت کے مطابق ہے۔اب ذرا شرعی معنی ملاحظہ ہوں چناچہ دفاع کنزالایمان مصنفہ سیدی تاج الشریعہ قدس سرہ میں ہے

"قرآن عظیم میں شہود کے مشتقات بمعنی حضور وارد ہیں-**فَمَن شَهِدَ (حضر)مِنكُمُ الشَّهْرَ** الآیۃ جو رمضان کو پاۓ تو اس مہینہ کے روزے رکھے- **وليشهد عذابهما** الآیۃ اور زانی مرد و عورت کے کوڑے مسلمانوں کی ایک جماعت آکر دیکھے۔

أَمْ كُنتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ کیا تم اس وقت حاضر تھے جب یعقوب علیہ السلام کو موت آئی، **كُنتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا** الآیۃ (رقيبا امنعهم مما يقولون) جلالین، میں یعنی عیسی (علیہ السلام) ان پر نگہبان تھا جب تک ان میں تھا۔للہ الحمد ان آیات کریمہ سے ثابت ہو گیا کہ شہود بمعنی حضور حقیقت لغویہ ہی نہیں بلکہ شرعیہ بھی ہے بلکہ پچھلی آیت نے تو خاص شاہدا کا فیصلہ کر دیا جب شہیدا بمعنی نگہبان ٹھرا اور اس کے لیۓ حضور ضروری اور وہ اسم فاعل کے معنی میں ہے کمالا یخفی تو شاہد ابھی بمعنی نگہبان و حاضر ہے یہیں سے ظاہر حاضر شاہد کا اسلامی معنی ہے" (۱۱)

اور اگر شاہد کا معنی گواہ بھی لے لیں تو بھی ہمارے خلاف نہیں اور تمھارے ساتھ نہیں کیونکہ گواہ کو گواہ (شاھد) اس لیۓ کہتے ہیں کہ وہ موقع پر موجود ہوتا ہے اور مشاہدہ کے ساتھ جو علم رکھتا ہے اس کو بیان کرتا ہے۔

اسی میں ہے "گواہ کے لیۓ بھی تو حضور ضروری۔فقہاۓ کرام کے ارشادات دیکھنے کی فرصت نہ ملی ہو تو ہم سے سنو تنویر الابصار و در مختار میں ہے:و شرائط التحمل ثلثة العقل الكامل وقت التحمل والبصر و معاينة المشهودبه اسی میں ہے ورکنها لفظ اشهد لا غير لتضمنه معنى مشاهدة رد المحتار میں اس کے تحت ہے وهي الاطلاع على الشئ عيانا نیز آگے اسی میں ہے "ولا يشهد احد بما لم يعاينه بالاجماع۔دیکھو یہ عبارتیں تصریح فرما رہی ہیں کہ شہادت میں بینائی اور امر مشہود بہ کو آنکھوں

KAIJOR (2019) 60-69 © Kanzuliman Foundation 2019. All Rights Reserved

e-ISSN: Applied@23781 | p-ISSN: Application@RNI:23782@2019025637

پانچواں اعتراض اور اس کا جواب۔

۵.آیت **ذُوالْعَرْشِ الْمَجِیدُ**(۱۹) کا ترجمہ اعلی حضرت نے (عزت والے عرش کا مالک) کیا اس پر مفتی صاحب یوں رقم طراز ہیں

Here the attribute "glorious" is in actual fact an adjective of "Owner" and not "throne." Hence the correct translation is "Glorious Owner of the throne"

یعنی "یہاں عزت والا عرش کی صفت نہیں بلکہ مالک کی صفت ہے لہاذا اس کا ترجمہ یوں ہوگا" عرش کا مالک بزرگی والا"

پھر اپنے دعوے کو خود رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں

There are other variant readings that allow for his translation

"قرآت کی اور قسم ہیں جو کہاں کے ترجمہ (کنزالایمان) کی اجازت دیتی ہیں"

اقول: جب معاملہ ایسا ہے جناب تو آپ کا اس ترجمہ کو غلط کہنا کیسا؟ غلط تو تب ہوتا جب یہ ترجمہ کسی بھی قرآءت یا نحوی قاعدہ یا تفسیر کے موافق نہ ہوتا،

فضائل کنزالایمان

یہ تو آپ کے اعتراضات کے جوابات تھے

اب کچھ ترجمہ کنزالایمان کے بارے میں دیکھئے مصر کے مشہور محقق شیخ محمد خالد ثابت صاحب نے کیا کہا کنزالایمان کی تحسین و تفضیل میں اسے ملاحظہ فرمائیں چناچہ وہ اپنی کتاب **انصاف الامام** میں لکھتے ہیں "قال الله تعالى (ذٰلِكَ وَمَن يُعَظِّمْ شَعَائِرَ الله فَإِنَّهَامِنتَقْوَى الْقُلُوبِ)و كان شيخنا من المعظمين لشعائر الله، وعندما قام بترجمة معانى القرآن الكريم امتازت ترجمته عن غيرها بما غلب عليها من تعظيم شعائر الله-

یعنی حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں "جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو سلام کرو خواں گھر میں کوئی ہو یا نہ ہو پھر مجھے سلام کرو" اسکی شرح کرتے ہوئے اپنے وقت کے امام اہل سنت علامہ علی قاری علیہ الرحمۃ الباری فرماتے ہیں "لان روحہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم حاضرۃ فی بیوت اھل الاسلام "(۱۶) یعنی یہ اس وجہ سے ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی روح تمام جہاں میں ہر مسلمان کے گھر تشریف فرما ہے۔

اور ایک حدیث پاک میں ہے "ان اللہ رفع لی الدنیا فانا انظر الیھا و الی ما ھو کائن فیھا الی یوم القیامۃ کانما انظر الی کفی ھذہ "یعنی بے شک اللہ نے میرے لئے دنیا کو اٹھالیا تو میں دنیا کو اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے سب کو دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی اس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔

کما فی المواھب اللدنیۃ للقسطلانی وشرحہ للزرقانی علیہ الرحمۃ الربانی (۱۷)

"دیکھنا" ناظر ہونا ہے کہ نہیں مفتی صاحب؟ اور کیا کوئی شخص اپنی ہتھیلی سے غائب ہوتا ہے؟

اس مسئلہ حاضر و ناظر میں علماء امت کے اقوال سے کتابیں مملو ہیں لیکن ہم یہاں صرف حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا قول نقل کرتے ہیں جو سب کا مذہب بتلا دیگا چنانچہ وہ اپنے رسالہ (اقرب السبل بالتوجہ الی سید الرسل) صلی اللہ تعالی علیہ وسلم میں فرماتے ہیں "باچندیں اختلافات و کثرت مذاب کہ در علماے امت است یک کس رادریں مسئلہ خلافے نیست کہ: آں حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بہ حقیقت حیات بے شائبہ مجاز و توہم تاویل دائم و باقی است، بر اعمال امت حاضر و ناظر و مر طالبان حقیقت راو متوجہان آں حضرت را مفیض و مربی" (۱۸)

یعنی: علماے امت میں کثیر اختلافات کے باوجود کسی ایک شخص کا اس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم حقیقی حیات کے ساتھ مجازیا تاویل کے کسی شائبہ کے بغیر دائم اور باقی ہیں اور امت کے احوال پر حاضر و ناظر ہیں اور طالبان حقیقت اور اپنی طرف متوجہ ہونے والوں کو فیض پہنچاتے ہیں اور تربیت فرماتے ہیں۔

الحمدللہ شیخ نے یہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالہ علیہ وسلم کے دائم و باقی مفیض و مربی اور حاضر و ناظر ہونے پر تمام علماے امت کا اجماع نقل فرمایا۔ والحمدللہ رب العلمین

KAIJOR (2019) 60-69 © Kanzuliman Foundation 2019. All Rights Reserved

e-ISSN: Applied@23781 | p-ISSN: Application@RNI:23782@2019025637

یہ تو خیر اپنے تھے اب غیروں سے ترجمہ کنزالایمان کی انفرادیت ملاحظہ کریں کیونکہ

الفضل ما شهدت به الاعداء

(بڑی فضیلت وہ ہے جس کی گواہی اہل خصومت دیں)

اسی (انصاف الامام) میں ایک غیر مقلد عالم کے حوالے سے ہے "وصفها العالم السلفي الشيخ سعيد بن عبد العزيز يوسف بقوله: انها أول ترجمة لمعاني القرآن الكريم روعي فيها علو حضرته تعالى و جلالته و عظمته و مجده و كبرياؤه عند ترجمة معاني الآيات المتعلقة بذاته تعالى، ولا توجد هذه المزية في غيرها من التراجم القرآنية، سواء كانت من علماء اهل الحديث أو من أصحاب مدرسة فكرية أخرى، كما راعى الامام احمد رضا خان في ترجمة لمعاني آيات تتعلق بسيد الأولين و الآخرين،حبيب رب العلمين،امام الانبياء،شفيع يوم الجزاء محمد المصطفى-صلى الله تعالى عليه و آله وسلم- راعى في الترجمة مكانة السامية و منزلته الرفعية،لم يساير في هذا الصدد غيره من المترجمين الذين أتوا بترجمة لمعاني هذه الآيات من الناحية اللغوية و الحرفية فحسب،وهذه فضيلة تخلو منها التراجم الأخرى تماما"(۲۲)

یعنی: غیر مقلد عالم سعید بن عبدالعزیز یوسف زئی نے ترجمہ کنزالایمان کی تعریف اپنے اس قول سے کی "بے شک معانی قرآن کریم کا یہ پہلا ترجمہ ہے جس میں رعایت کی گئی ہے اللہ تبارک وتعالی کی عظمت وجلالت مجد وکبرائی کی جب اس سے متعلق آیات کریمہ کا ترجمہ کیا، اور یہ خوبی دیگر تراجم قرآن میں نہیں ہیں، چاہے وہ علماء اہل حدیث کے ہوں یا کسی دوسرے مکتبہ فکر کے علماء ہوں، یوں ہی وہ آیات جو سید الاولین و الآخرین حبیب رب العلمین امام الأنبیاء شافع یوم الجزاء محمد مصطفی صلی اللہ تعالہ علیہ وسلم سے متعلق ہیں ان کے ترجمہ میں آپ کے منصب عالیہ ومقام رافعہ کو ملحوظ رکھا ہے اور اس طرز پر چلنے کا قصد امام احمد رضا کہ علاوہ دیگر مترجمین نے نہیں کیا تو انہوں نے ان آیات کریمہ کا ترجمہ کیا تو صرف لغوی اور لفظی ترجمہ پر اکتفا کیا، تو یہ فضیلت (ترجمہ کنزالایمان) ایسی ہے جس سے دیگر تراجم مکمل طور پر خالی ہیں"۔

اگلے صفحہ پر شیخ یوں رقمطراز ہیں "فبينهما ترجم كبار علماء الهند قوله تعالى (وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ) في سورة الضحى بأشياء مثل:

۰۱"ووجدناك تائها فهديناك"

۰۲"ووجدناك غافلا عن الطريق فهديناك الطريق"

۰۳"ووجدناك لا تعرف الطريق فأرشدناك"

ترجمها الشيخ الامام الترجمة اللائقة بمقام الرسالة المحمدية فقال "ووجدناك فانيا في محبتنا وتائها في وديانها فهديناك إلينا"(۲۰)

یعنی: اللہ تعالی نے فرمایا "ذٰلِكَ وَمَن يُعَظِّمْ شَعَائِرَاللهِ فَإِنَّهَا مِنتَقْوَى الْقُلُوب" (بات یہ ہے اور جو اللہ کے نشانوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے) اور بے شک ہمارے شیخ (امام احمد رضا) شعار اللہ کی تعظیم کرنے والوں میں سے تھے تو جب آپنے معانی قرآن کا ترجمہ کرنا شروع کیا تو آپ کا ترجمہ قرآن اوروں کے تراجم پر شعار اللہ کی تعظیم (کی برکت سے) سے غالب آگیا۔

تو ہمارے سامنے اللہ تبارک وتعالی کے قول سورہ والضحی میں (وَوَجَدَکَ ضَالًّا فَهَدَىٰ) کا ہند کے اکابر علماء کا ترجمہ ہے جو ان حضرات نے کچھ اس طرح کیا

۰۱اور پایا تجھ کو بھٹکتا ہوا اور پھر راہ دی

(شاہ عبدالقادر صاحب دہلوی رحمہ اللہ)

۰۲اور پایا تجھ کو راہ بھولا پس راہ دکھائی

(شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی رحمہ اللہ)

۰۳اور آپ کو بے خبر پایا سو رستہ بتایا

(عبدالماجد دریابادی)

لیکن امام احمد رضا نے ایسا ترجمہ کیا جو مقام رسالت محمدیہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے لائق ہے تو انھوں نے فرمایا "اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی۔

اور فیصلہ کرتے ہوئے شیخ خالد ثابت صاحب لکھتے ہیں "فكانت ترجمة افضل مما سواها"(۲۱) یعنی یہ ترجمہ (کنزالایمان) اپنے ماسوا تمام تراجم سے افضل ہے

KAIJOR (2019) 60-69 © Kanzuliman Foundation 2019. All Rights Reserved

e-ISSN: Applied@23781 | p-ISSN: Application@RNI:23782@2019025637

اللہ ان سے استہزا فرماتا ہے (جیسا اس کی شان کے لائق ہے)

سبحان اللہ اس ترجمہ کی خوبی میں کیا بیان کر سکتا ہوں تفسیر خزائن العرفان میں صدر الافاضل فرماتے ہیں "اللہ تعالی استہزا اور تمام نقائص و عیوب سے پاک ہے یہاں جزاء استہزا کو استہزا فرمایا گیا تاکہ خوب ذہن نشین ہوجائے کہ یہ سزا اس ناکردنی فعل کی ہے، ایسے موقع پر جزاء کو اسی فعل سے تعبیر کرنا آئین فصاحت ہے جیسے (جزاء سئیته سئیته) میں، کمال حسن بیان یہ ہے کہ اس جملہ کو جملہ سابقہ پر معطوف نہ فرمایا کیونکہ وہاں استہزا حقیقی معنی میں تھا۔

۲: بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقی عثمانی صاحب نے اس کا ترجمہ یوں کیا

With the name of ALLAH, the all merciful, the very merciful.

یعنی: شروع اللہ کے نام سے جو سب پر مہربان بہت مہربان

اور محمود حسن صاحب نے یہ کیا

شروع اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے

اب ترجمہ کنزالایمان ملاحظہ ہو

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

قائرین ذرا ترجمہ کنزالایمان کی خوبی پر غور کریں کہ اسم جلالت شروع میں لائے تاکہ شروعات اسی کے نام پاک سے ہو، یوں نہ کہا شروع اللہ کے نام سے (جو کہ دیگر مترجمین نے کیا) کیونکہ اس طرح اللہ کے نام سے ابتدا نہ ہوتی اردو زبان میں تقدیم اسم جلالت کے لئے کوئی امر مانع نہیں ہے اور عربی میں اس کی گنجائش نہیں تھی اس لئے ب مقدم کرنے کی ضرورت تھی اردو میں تقدیم حرف بافعل کی کچھ احتیاج نہ تھی لہزا یہی زیادہ مناسب تھا کہ یہاں ا (اللہ) کا نام مقدم رہے، مگر بات یہ ہے کہ یہ تو اپنا اپنا حصہ ہے، یہ تو ایک فرق ہوا دوسرا یہ کہ اعلی حضرت علیہ الرحمہ نے یوں نہ کہا کہ "جو بہت مہربان رحمت والا ہے" کیوں کے اسم جلالت موصوف اور الرحمن الرحیم صفت ہے اور موصوف صفت کہ ترجمہ میں ء ہے، کا لفظ نہیں لایا جاتا جسے مبتدی بھی جانتا ہے.

اور ڈاکٹر طاہر منہاجی لکھتے ہیں " اعلی حضرت قدس سرہ العزیز وہ واحد شخصیت ہیں جنہوں نے کنزالایمان کے نام سے قرآن حکیم کا ایسا ترجمہ کیا ہے جو لفظی ترجمہ کے نقائص سے بھی مبرا ہے اور بامحاورہ ترجمہ کی کمزوریوں سے بھی پاک۔ اس ترجمہ نے قرآنی عبارات کو اس انداز سے پیش کیا ہے کہ قاری اسے پڑھ کر حتی الوسع ہر لفظ کا معنی بھی سمجھ سکتا ہے اور قرآن کی حقیقی مراد اور مفہوم تک بھی باآسانی رسائی پالیتا ہے۔ کنزالایمان نہ تو قدیم اسلوب کے اعتبار سے محض لفظی ترجمہ ہے اور نہ ہی جدید اسلوب کے لحاظ سے فقط بامحاورہ۔ کنزالایمان کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس نے لفظی ترجمے کے محاسن کے حوالے سے قرآن کے ہر ہر لفظ کا مفہوم اس طرح واضح کر دیا ہے کہ اسے پڑھ لینے کے بعد کسی لغت کی طرف رجوع کرنے کی حاجت نہیں رہتی اور بامحاورہ ترجمے کے محاسن کو بھی اس خوبی و کمال کے ساتھ اپنے اندر سمولیا ہے کہ عبارت میں کسی قسم کا بوجھ یا ثقل محسوس نہیں ہوتا۔"(۲۳)

معترض صاحب کے فتوی میں مذکور تراجم سے کنزالایمان کا تقابلی جائزہ

آخر میں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ترجمہ کنزالایمان اور معترض نے جن تراجم کے پڑھنے کا مشورہ دیا ہے انکا تقابلی جائزہ پیش کر دیا جائے جس سے ظاہر ہوجائے کہ ان تراجم میں کونسا ترجمہ زیادہ ٹھیک اور مفید ہے علمی ادبی فقہی اعتقادی خوبیاں کہاں ہیں اور کہاں نہیں ہیں، کہاں مراتب الہویت اور مناصب نبوت کی رعایت ہے اور کہاں نہیں ہے، کہاں روح نظم قرآنی سے ہم آہنگی ہے اور کہاں اجنبیت۔

۱: الله يستهزئ بهم (۲۴)

تقی عثمانی صاحب نے اس کا ترجمہ یوں کیا

"It is ALLAH who mocks at them"

یعنی: اللہ ان سے مزاق کرتا ہے

اب شیخ الہند محمود حسن کا ترجمہ ملاحظہ ہو

اللہ ہنسی کرتا ہے ان سے

قارئین ان دونوں ترجموں کو دیکھیں کہ کیسے خلاف ادب ہیں کیا اللہ رب العزۃ کی یہ شان ہے کہ وہ مزاق کرے معاذ اللہ

اب امام احمد رضا کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں وہ فرماتے ہیں

KAIJOR (2019) 60-69 © Kanzuliman Foundation 2019. All Rights Reserved

e-ISSN: Applied@23781 | p-ISSN: Application@RNI:23782@2019025637

1.Surely we have granted you an open victory so that ALLAH may forgive you of your previous and subsequent faults and may complete his favour upon you and may guide you to a straight path.

یعنی:یقین جانو ہم نے تمہیں کھلی ہوئی فتح عطا کری ہے تاکہ اللہ تمھاری اگلی پچھلی تمام کوتاہیوں کو معاف کردے اور تاکہ اپنی نعمت تم پر مکمل کردے اور تمہیں سیدھے راستہ پر لے چلے (تقی عثمانی صاحب)

۲.ہم نے فیصلہ کردیا تیرے واسطے صریح تاکہ معاف کرے تجھ کو اللہ جو آگے ہو چکے تیرے گناہ اور پیچھے رہے اور پورا پورا کردے تجھ پر اپنا احسان اور چلائے تجھ کو سیدھی راہ (محمود حسن صاحب)

ناظرین!اسلامی عقیدہ ہے نبی معصوم ہوتا ہے کیا اس عقیدہ پر عثمانی صاحب نے کاری ضرب نہیں لگادی اور آریوں کو بے ہودہ اعتراض کرنے کا موقع فراہم نہیں کردیا؟اسی طرح شیخ الہند کے ترجمہ نے گل کھلایا معاذ اللہ

اب ترجمہ کنزالایمان ملاحظہ ہو

"بے شک ہم نے تمھارے لئے روشن فتح فرمائی تاکہ اللہ تمھارے سبب سے گناہ بخشے تمھارے اگلوں کے اور تمھارے پچھلوں کے اور اپنی نعمتیں تم پر تمام کردے اور سیدھی راہ دکھا دے"

یہ ترجمہ بھی ماقبل میں گزری سورہ الضحی کی طرح مقام رسالت کے لائق اور عقیدہ اہل سنت و الجماعت کے موافق ہے وللہ الحمد

۵. وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُ مبَعْدَالَّذِي جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَالَكَ مِنَ اللهِ مِن وَلِيٍّ وَلَانَصِيرٍ (۲۸)

Were you to follow their desires despite the knowledge that has come to you there shall be no friend for you against ALLAH nor a helper.

۳:وَلَيَعْلَمَنَّ اللهالَّذِينَآمَنُواوَلَيَعْلَمَنَّالْمُنَافِقِينَ (۲۵)

ALLAH will certainly know those who believe and he will certainly know the hypocrites.

یعنی:اللہ ضرور معلوم کرکے رہے گا کہ کون لوگ ایمان لائیں ہیں اور ضرور معلوم کرے گا کہ کون منافقین ہیں (تقی عثمانی)

۲.اور البتہ معلوم کرے گا اللہ ان لوگوں کو جو یقین لائے ہیں اور البتہ معلوم کرے گا جو لوگ دغاباز ہیں (محمود حسن دیوبندی)

مسلمانو!کیا یہ ترجمے اسلامی عقیدہ کے خلاف نہیں ؟کیا تقی عثمانی صاحب اور محمود حسن صاحب کے ترجموں سے یہ لازم نہیں آتا کہ اللہ کو ابھی اس کا علم نہیں ہاں وہ معلوم کرے گا کہ کون ایمان لایا اور کون منافق ہے ؟گویا اللہ کا علم ازلی نہیں بلکہ حادث ہے معاذ اللہ یہ وہی تقویت الایمانی عقیدہ ہے اسمعیل دہلوی نے لکھا تھا کہ

"غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہیے کرلیجیے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے "(۲۶)

دیکھو کتنا صاف کہا کہ اللہ کو فی الحال علم غیب نہیں،ہاں اختیار رکھتا ہے کہ جب چاہے معلوم کرلے کیا یہ ان کے اگلوں پچھلوں کی بولیاں،اسلامی بولیاں ہیں ؟کیا ان دونوں مترجمین کا یہ ترجمہ اسلامی عقیدہ معروفہ کے مطابق ہے ؟کیا انہوں نے اللہ کے "علم" میں بٹا نہیں لگادیا؟ معاذ اللہ صد بار معاذ اللہ کیا یہ تقویت الایمان کی اندھی پیروی نہیں کہلائے گی،ہر منصف کہے گا ضرور کہلائے گی۔

اب اعلی حضرت امام اہل سنت کا ترجمہ ملاحظہ ہو جو بالکل اسلامی عقیدہ کے موافق ہے تو انھوں نے فرمایا

"اور ضرور اللہ ظاہر کردے گا ایمان والوں کو اور ضرور ظاہر کردے گا منافقوں کو"

دیکھئیے اس ترجمہ نفیس میں کتب کلام وتفاسیر سے کیسی ہم آہنگی ہے وللہ الحمد

۴:إِنَّافَتَحْنَالَكَ فَتْحًامُّبِينًا لِّيَغْفِرَلَكَ اللهُ مَاتَقَدَّمَ مِن ذَنبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًامُّسْتَقِيمًا (۲۷)

KAIJOR (2019) 60-69 © Kanzuliman Foundation 2019. All Rights Reserved

e-ISSN: Applied@23781 | p-ISSN: Application@RNI:23782@2019025637

ا:یعنی: تمھارے پاس جو علم آگیا ہے اگر کہیں تم نے اس کے بعد بھی ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی کرلی تو تمہیں اللہ سے بچانے کے لئے نہ کوئی حمایتی ملے گا نہ کوئی مدد گار (تقی عثمانی)

۲:اور اگر بالفرض تو تابعداری کرے ان کی خواہشوں کی بعد اس علم کے جو تجھ کو پہنچا تو تیرا کوئی نہیں اللہ کے ہاتھ سے حمایت کرنے والا اور نہ مدد گار

(محمود حسن دیوبندی)

۳:اور (اے سننے والے کسے باشد) اگر تو ان کی خواہشوں کا پیروں ہو، بعد اس کے کہ تجھے علم آچکا تو اللہ سے تیرا کوئی بچانے والا نہ ہوگا نہ مدد گار (امام احمد رضا قادری)

اس ترجمہ میں بھی مقام رسالت کا لحاظ ہے اور تفاسیر کی موافقت ہے چناچہ زیر آیت خازن میں ہے

"ان خطاب للنبي صلى الله عليه وسلم والمراد به امة"(۲۹)

یعنی یہ خطاب تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے لیکن اس سے مراد امت محمدیہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہے۔ ایسا ہی دیگر تفاسیر جیسے قرطبی وابن کثیر وغیرہ میں ہے۔ اب مفتی صاحب سے سوال یہ کیا شیخ الہند اور عثمانی صاحب کی نظر میں ترجمہ کرتے وقت تفاسیر تھیں یا نہیں بر تقدیر اول تو ان کا ترجمہ ان کے خلاف کیسے ہوا؟؟

قارئین کرام یہ وہ تراجم ہیں جنکی رائے مفتی صاحب پڑھنے کو دیتے ہیں اور کنزالایمان جو نہایت ہی صحیح اور بہترین ترجمہ ہے اس سے بچنے کا مشورہ دیتے ہیں فیصلہ آپ لوگوں کے ہاتھ میں ہے-فاعتبروا يا اولى الابصار ولا حول ولا قوة الا بالله على العظيم.

مآخذ و مراجع

[1] Is Kanzul Iman of Maulwi Ahmad Rida Khan al-Barelwi reliable? By By Mawlana Zameelur Rahman & approved by Ibrahim desai

[2] ۔سورہ جمعہ:۴

[3] -مدارک التنزیل ۲/۲۶۳,۲۶۴ دار الکتب العلمیہ بیروت

[4] ۔تفسیر ابن کثیر ۴/۴۵۴ مکتبہ اولاد الشیخ للتراث

[5] ۔سورہ الانعام:۱۵۲

[6] ۔سورہ المائدہ:۶۰

[7] ۷۔الاکلیل علی مدارک التنزیل ج۳ صفحہ ۶۳ دار الکتب العلمیہ بیروت

[8] ۸۔سورہ الاحزاب:۴۵۔۱/۴۶۵

[9] ۔.اشعتہ اللمعات مترجم ج۴ صفحہ ۸۰۲

[10] ۔دفاع کنزالایمان:۴۵

[11] ۔ دفاع کنزالایمان:۴۷

[12] ۔سورہ النساء:۴۱

[13] تفسیر نشاپوری:۴/۳۰۴

[14] الشفاء مع النسیم فصل المواطن التی ۳/۴۶۳

[15] القسم الثاني من الفصل الثالث في ابنائہ صلى الله عليه وسلم بالأنباء المغيبات التي ۱۰/۱۲۳

[16] اقرب السبل بالتوجہ الی سید الرسل علی ھامش اخبار الخیار:۵۵

[17] ۔سورہ البروج:۱۵

[18] -انصاف الامام صفحہ ۵۹,۶۰

[19] ۔کنزالایمان کی فنّی حیثیت صفحہ ۱۱

[20] -البقرۃ:۱۵

[21] -سورہ العنکبوت ۱۱

[22] -تقویت الایمان صفحہ ۲۴

[23] ۔سورہ فتح ۱۔۲

[24] -البقرۃ ۱۲۰

[25] ۔تفسیر الخازن ۱/۷۵ دار الکتب العلمیۃ

KAIJOR (2019) 60-69 © Kanzuliman Foundation 2019. All Rights Reserved